Q. No. 2 a. (i) سوال نمبر2(الف)(i) مندرجہ ذیل قرآنی آیات کا ماخذ و ترجمہ کیجئے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا ..... الخ۔

ترجمہ:- اور لوگوں میں سے جو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور آخرت کے دن پر اور وہ ایمان نہیں لائے۔ وہ کہتے ہیں ہم دھوکہ دیتے ہیں اللہ کو اور انکو جو ایمان لائے حالانکہ وہ دھوکہ دیتے ہیں اپنے آپکو مگر وہ نہیں جانتے۔

Q. No. 2 a. (ii) سوال نمبر2(الف)(ii) اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ ..... الخ

ترجمہ:- توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے انسانیت کی رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے نیکی کا حکم دینے والے برائی سے روکنے والے اور حفاظت کرنے والے اللہ کی حدود کی۔ اور خوشخبری ہیں مومنوں کیلئے۔ (یعنی ان لوگوں کیلئے خوشخبری ہیں)

Q. No. 2 b. (i) سوال نمبر2(ب) (i) مندرجہ ذیل قرآنی آیات کا مفہوم واضح کیجئے۔

مفہوم:- اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ والدین کے ساتھ احسان کرو یعنی کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو جب ان دونوں میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائے تو ان کو اُف تک نہ کہو کیونکہ ان دونوں قبول سے ہمیں روکا ہے والدین کے ساتھ اولاد اچھا سلوک کرے اور ساتھ اللہ عبادت کا حکم دیا ہے

حصہ (دوم)

سوال نمبر 2 (ب) (ii) Q. No. 2 b.(ii) وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ..... الخ

اس آیت میں بتایا ہے کہ جو کوئی مومن کو قتل کرے جان بوجھ کر تو وہ جہنم میں جائے گا اور اللہ کا اس پر غضب ہوتا ہے اور اس پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے اور اس کیلئے آخرت میں بھی عذاب تیار کیا ہوتا ہے اس وجہ سے کسی مومن کو قتل کرنا جائز نہیں دوسرا یہ اسکی کرامت کی وجہ سے اسکو قتل نہ کرے کیونکہ اللہ اس پر غضبناک ہوتا ہے

سوال نمبر 2 (ج) (i) Q. No. 2 c.(i) سمگلنگ کسے کہتے ہیں؟

جواب: سمگلنگ کا مطلب یہ ہے کوئی غیر قانونی کام یا پراسس کیا جائے جیسا کہ نشہ آور چیزیں وغیرہ اپنے ملک سے دوسرے ملک میں بھیجا جائے جو قانون کے خلاف ہوں۔

سوال نمبر 2 (ج) (ii) Q. No. 2 c. (ii) فعل ماضی کیا ہیں؟ مثالیں دیں۔

ماضی کا مطلب ہے گزرا ہوا حال یعنی جو وقت گزر گیا اسکو ماضی کہتے ہیں فعل ماضی کا صیغہ ایسا ہوتا ہے فعل ماضی کے تین الفاظ ہوتے ہیں۔

مثالیں: ضَرَبَ، فَعَلَ، نَصَرَ، کَتَبَ وغیرہ

سوال نمبر 2 (ج) (iii) Q. No. 2 c. (iii) کسی فاسق کی خبر پر قرآن نے کیا ھدایت دی ہے؟

جواب: کوئی فاسق قرآن پر خبر لیکر آئے تو قرآن میں ارشاد ہے کہ جب کوئی فاسق خبر لیکر آئے تو اسکی تحقیق کر لیا کرو۔

سوال نمبر 2 (ج) (iv) Q. No. 2 c. (iv) پڑوسی کے حقوق کے بارے میں ایک حدیث (با ترجمہ) تحریر کریں۔

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات کو پیٹ بھر کر سو گیا اور اسکا پڑوسی بھوکا ہو وہ ہم میں سے نہیں ہیں (یعنی وہ ایمان والا نہیں)

Q. No. 2 c. (v) معاشی مساوات کے حوالے سے ایک آیت (v) سوال نمبر 2 (ج)

ماترجمہ لکھیں۔

ترجمہ۔ یہ وہ کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بستی والوں سے مال دیہات والوں

(دیہاتیوں) اس میں برابری کرو۔

Q. No. 2 (d). (Page 1) سوال نمبر 2 (د) (صفحہ 1)

حدیث کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے اسکا ہماری عملی زندگی سے تعلق واضح کریں۔

الحدیث: اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُهٗ وَلَا یَخْذُلُهٗ، وَلَا یَحْقِرُهٗ۔

ترجمہ: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے نہ تو اسکو رسوا کرتا ہے (یعنی ذلیل کرتا ہے) اور نہ ہی اسکو حقیر سمجھتا ہے۔

عملی زندگی سے تعلق و تشریح: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم سب آپس میں بھائی ہو یعنی کہ سب برابر ہو تو ایک دوسرا پر ظلم کرو اور نہ ہی ایک دوسروں کو رسوا کرو اور نہ ہی حقیر جانو ایک دوسرا کو کیونکہ کوئی شخص یہ نہیں چاہتا کہ وہ اپنے بھائی پر ظلم کرے یعنی کہ ایک بھائی دوسرے بھائی کے ساتھ خون رشتہ کی وجہ سے ظلم نہیں کرتا نہ ہی اسکو رسوا کرتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح اپنے مسلمان کو بھی بھائی سمجھو اور تم اسکو برا بھائی کہو کیونکہ جب بھائی سمجھو گے تو نہ ہی اس پر ظلم کرو گے اور نہ ہی اسکو ذلیل کرو گے نہ ہی اسکو حقیر جانو گے۔

اسکا ہماری عملی زندگی سے بہت بڑا تعلق ہے کہ ہم ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھ کر کسی جان پر ناحق ظلم کرے اور نہ ہی ایک مسلمان بھائی کو اپنے آپ سے حقیر جانے کیونکہ یہ تکبر میں آجاتا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ جسکا دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا تو وہ جنت میں نہ جا سکے گا اور اسی طرح وہ جہنم میں چلا جائے گا تو اگر ایک دوسرے کو بھائی سمجھے گے تو ہم ایک دوسرے پر ظلم کرتے بچ جائے گا۔ اچھے اخلاق

Q. No. 2 (d). (Page 2) سوال نمبر 2(د) (صفحہ 2)

کو بھی درست کر سکتے ہیں۔ اگر اخلاق اچھے تو پورا معاشرہ بھی اچھا ہوگا۔ ہمیں اور اپنے مسلمان بھائی کو ذلیل اور رسوا بھی نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ کوئی مومن بھی اپنے بھائی کو ذلیل اور رسوا نہیں کرتا کیونکہ ایسا کرنا حرام ہے۔ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے / ہوگا۔ اگر ہم آج کسی کو ذلیل کریں گے کل اللہ تعالیٰ سب کے سامنے ہمیں ذلیل کرے گا۔ آخرت میں کوئی کسی کا کام نہیں آئے گا اور پھر بھی ہماری نیکی بھی ضائع ہو جائے گی۔ اللہ ہم کو کسی مسلمان بھائی پر ظلم کرنے اور ذلیل و رسوا اور ذلیل کرنے اور ذلیل حقیر جانے وغیرہ سے محفوظ رکھیں، آمین ثم آمین۔

Q. No. 2 e. جملہ اسمیہ سے کیا مراد ہے؟ ایک مثال دیں سوال نمبر 2(ہ)

جملہ اسمیہ: وہ جملہ جس کا پہلا جز اسم ہو اور دوسرا خبر ہو اسکو جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔ جملہ اسمیہ میں عموماً مبتدا اور خبر ہی ہوتے ہیں۔ اسم کو مبتدا بھی کہتے ہیں۔

مثال: زَیْدٌ ھَبَ، عَائِشَۃُ خَفُوْرٌ، زَیْدٌ جَاءَ وغیرہ

Q. No. 3 (Page 1) سوال نمبر3 (صفحہ 1)

ختم نبوت کی وضاحت قرآن وحدیث کی روشنی میں کریں۔

جواب: نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ قیامت کے دن مسلمان ذکر نبی کریم ﷺ کے ختم نبوت کا اقرار کریں گے۔ تو وہ کو کامیاب پائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا کہ یہ آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ہر کوئی اس کا ختم نبوت کا اقرار کرنا ہوں اور جو نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔ زبان کے ساتھ دل سے بھی ماننا ضروری ہیں دل سے مانے نبی کو جو دل سے نہیں مانے گا وہ عذاب کا مستحق ہوگا۔ قرآن میں بھی ارشاد ہوا کہ نبی کریم ﷺ نہ تم لوگوں کا جسمانی میں باپ ہیں بلکہ وہ خاتم النبیین ہیں اس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ وہ آخری امت ہیں اور ان کے بعد کوئی امت نہیں آئے گا۔

Q. No. 3 (Page 2) سوال نمبر 3 (صفحہ 2)

قرآن میں ارشاد ہیں:-

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا

کہ اے مسلمانوں یہ تم لوگوں کا باپ نہیں اور نہ ہی کسی تم لوگوں میں

سے کسی کا بیٹا ہیں بلکہ وہ خاتم النبیین ہیں۔

حدیث:-

حدیث میں آیا ہیں

اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ.

ترجمہ:- میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہ نبی خاتم النبیین ہیں انکے بعد کوئی نبی نہیں آئے

گا اور جو آخری امت ہیں ہمارے بعد کوئی امت نہیں آئے گا اٹھ یا

تین کا آخری ماننا اللہ کو بھی ایک ماننا مسلمان ہونے کی نشانی ہیں۔

اگر کوئی اللہ کو مانتا ہیں اور نبی کو نہیں مانتا تو وہ مومن نہیں ہیں

جیسا کہ قادیانی مرزا غلام کو آخری نبی مانتے ہیں اٹھ ایسے لوگ بھی

مسلمان نہیں ہیں

Q. No. 4 (Page 1) سوال نمبر 4 (صفحہ 1)

احادیث نبویؐ کی روشنی میں عفت و حیا پر تفصیلی نوٹ تحریر کریں۔

جواب: عفت (پاکدامنی) وہ ایک ایسی چیز ہیں جسکا کرنے سے وہ بہت سی برائیوں سے رک جاتا ہیں

عفت: یہ ہیکہ اپنے آپکو پاک رکھنا اپنے آپکو غلط کاموں سے بچانے اور پاکدامن رکھیں۔

حیا: حیا یہ ہیکہ اللہ کے حدود سے ڈرنا اور برے کاموں سے بچنا جو غلط ہیں وہ کام نہ کرنا اور جسکو غلط بتایا ہو اس سے بچنا حیا اور عفت ایک ایسی چیز ہیں کہ جسکو کرنے سے انسان بدنام ہوتا ہوں سے بچ جاتا ہیں۔

احادیث نبوی: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہیکہ۔

اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ

ترجمہ: حیا ایمان کا حصہ ہیں۔

نیز جسکا اندر حیا نہ ہوں وہ کامل مومن نہیں ہیں۔

ایک دوسرے جگہ ارشاد ہیکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکا اندر حیا نہ ہیں وہ جو چاہے کرے۔

Q. No. 4 (Page 2) سوال نمبر 4 (صفحہ 2)

حدیث:- نبی کریم ﷺ کے پاس کوئی شخص آیا اور اُس نے
کچھ کہا پتہ چلا کہ اُس کا بھائی بیمار ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسکا اندر
حیا ختم ہو گئی پس اسکو چھوڑ دو کیونکہ اچھا اندر حیا نہیں تو وہ
جو چاہے کرے۔
اس کا مفہوم یہ ہے کہ جب انسان میں سے حیا اور شرم ختم ہو
تو وہ برائی اور بےحیائی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور جب یہ گناہ اس
سے سرزد ہوتے ہیں تو اس کے دل میں جو نیکی چھپی ہوتی ہے وہ گناہ میں
مبتلا ہو جاتا ہے اور اسی طرح معاشرے میں بھی فساد برپا ہو جاتا
ہے لہٰذا ہمیں اندر شرم اور حیا پیدا کرنی چاہیئے۔ جو نیکی اور عفت
پیدا کرے وہ بھی جب گناہ سے بچنے چاہئے تو اللہ ہمارے اندر اپنی
حیا اور عفت پیدا کرے آمین ثم آمین

Q. No. 5 (Page 1) سوال نمبر 5 (صفحہ 1) درج شدہ پر نوٹ تحریر کریں۔

نبی ﷺ خاتم النبین کی بچوں پر شفقت:۔

جواب:۔ نبی کریم ﷺ بچوں پر شفقت کرتے تھے بڑوں کی عزت کرتے تھے۔

حدیث:۔ لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ صَغِیْرَنَا۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ اُن پر رحم نہ کرے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا۔ ہمیں بچوں کے ساتھ شفقت سے پیش آنا چاہیئے۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں ایک رحم کا مادہ رکھا ہے جس سے بندے آپس میں محبت کرتے ہیں۔ تو وہ اللہ سے ملنے پر اللہ نے اپنے بندوں میں جو رحم کا مادہ رکھا ہے۔ وہ بچوں کے ساتھ شفقت سے پیش آنے کا۔

رزق کے چار ناجائز ذرائع:۔

۱۔ رشوت:۔ یہ ہے کسی احسان کرنے والے سے کوئی معاوضہ لینا جائز تو یہ ٹھیک ہے لیکن اگر ہم اپنی مرضی سے دیں تو ٹھیک ہے جیسا کوئی کسی کو معاوضہ پر دیتا ہے کہ میں جب واپس لوٹوں گا تو مجھے 2 لوٹانا ہوگا یہ رشوت ہے۔ ناجائز کام ہے اس سے گناہ ہے۔

Q. No. 5 (Page 2) سوال نمبر 5 (صفحہ 2)

2۔ جواب۔ یہ بھی ایک غلط رواج ہیں کیونکہ اسمیں جو جیت جاتے
تو اُسکو کچھ رقم ملتی ہیں لیکن وہ اس سے خوش نہیں ہوتا کیونکہ
وہ اُسکو پورے پیسے نہیں دیتا ہیں کچھ پیسے اپنے پاس رکھ لیتا ہیں۔
اسی طرح پیچی وغیرہ اسطرح کے کھیل حرام ہیں۔ کیونکہ اسمیں
کوئی محنت نہیں کرتا۔

3۔ سوال۔ یہ بھی ایک ناجائز رواج ہیں کہ لوگ اسمیں دوسروں
کا نقصان کرتا ہیں یعنی ایک چیز بڑھا چڑھا کر اُسکے بدلے میں ذلیل چیز یا
رقم لیتا اسکا بھی گناہ ہیں۔ اور حرام اور ناجائز رواج ہیں۔ ہمیں
اس سے بچنا چاہیئے۔

4۔ سوال:۔ یہ بھی ایک ناجائز رواج ہیں کہ لوگ حرام چیزوں
کا بزنس کرتے ہیں ایسا بزنس جو کہ شریعت کے قانون کے خلاف
ہوں جیسا کہ نشہ آور چیزیں جیسے چرس، شراب وغیرہ دوسرے
ملکوں میں بھیجا جاتا ہیں یہ ایک ناجائز رواج ہیں کیونکہ اسمیں
لوگوں کا نقصان ہوتا ہیں اور دوسرا یہ کہ قانون کے خلاف ہوتا ہیں۔

(خود اپنی طرف سے کوئی چوتھا رواج ہیں جس سے تمہیں بچنا چاہیئے
چونکہ یہ ناجائز اور گناہ کا کام ہوتا ہیں اللہ ہم کو اپنے حفظ و
امان میں رکھے آمین ثم آمین۔

لقمت بالخیر۔